منشور محمدی

۱۳۱۰ھ

بنگلور

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم بود ۔ باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ ۔ توریت بلاتوریہ انجیل بنجیل ۔ گویان صفت وسیرت مبرور محمدؐ

نمبر ۳۴ | مطبوعہ ۵ ذی حجہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری | جلد ۱۹

یہ اخبار عشرہ وار بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت اسکی سالانہ بحساب پیشگی ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئے

قبول اسلام

(بمبئی مین)

بہائی کملہ کی مسجد مین ایک ہندو باشندہ رنگون تخمیناً ۲۷ سال کی عمر کا ۱۴ جون سنہ ۱۸۹۳ء مطابق ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۱۰ ہجری کو بعد نماز عشا مولوی محمد جعفر صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ کی وعظ وتلقین سے مشرف باسلام ہوا عبدالرحمن نام رکھا گیا ۔

نورافشان اور جون پیٹر ولیمس

اڈیٹر نورافشان مین تعصب اور ہٹ دہرمی کی صفتین اس درجہ کمال کو پہونچے ہوے ہین کہ حق کے چھپانے اور واقعات کے انکار کرنے اور جھٹلانے مین خواہ وہ کیسے ہی صحیح اور سچے کیون نہ ہون مجاب اور روک نہین ہوتا ۔ اڈیٹر صاحب کو اسلام کی اشاعت اور ترقی کا حال سنکر اس قدر حیرانی وپریشانی ہوتی ہے کہ سر سے پیر تک گویا آگ لگ جاتی ہے اسلام کو جو اس قدر رغبت کے ساتھ یورپ اور امریکہ اور ہندوستان کے عیسائی بغیر کسی سعی وتحریک اور طمع دنیاوی کے قبول کر رہے ہین یہ بات عیسائیون اور اڈیٹر نورافشان کے سمجھ ہی مین نہین آتی مشہور مقولہ ہے کہ المرء یقیس علی نفسہ یعنے جس رتبہ کا آدمی ہوتا ہے اسی درجہ کے اسکے خیالات ہوتے ہین عیسائی اپنے مذہب کے شایع کرنے مین جانفشانہ محنت اور کوشش کرتے اور روپیہ پیسہ کو انہی مقاصد کے انصرام مین صرف کرتے کرتے تھک جاتے ہین اور کامیاب نہین ہوتے تو اسی پر اسلام کو قیاس کرتے ہین اور بڑے بڑے فاضل عالم اور مہذب اشخاص کے اسلام قبول کرنے کو استبعاد عقلی خیال کرتے ہین ۔ یہ بات ان کو اسقدر بعید از عقل معلوم ہوتی ہے کہ سنتے ہی انکار کے سوا چارہ نظر نہین آتا ان مین انصاف پسندی کا مادہ ہوتا اور تعصب کو دور کرتے تو اسی سے نتیجہ نکل

سکتا تہا کہ اسلام مین ایسے خوبیان اور صداقت کے نشان موجود ہین جو خود بخود طالب حق کو اپنے جانب مائل کر لیتے ہین۔ ان کو غور کرنا چاہئے تہا کہ عیسائی مذہب مین کونسی ایسے صداقت کے نشان ہین جن کے بدولت وہ خلق خدا کو اپنے جانب مائل کرلے۔ ان کو سمجہنا چاہئے تہا کہ مذہب عیسوی نے دنیا کو کونسے فوائد سے مالا مال کیا جسکی وجہ سے وہ مقبول انام ہوتا۔ عیسائی ملکون اور پیروان مذہب عیسوی مین شراب خواری زناکاری اور جرائم خلاف بشریت و اخلاق وغیرہ خرابیان جس کثرت سے پہیلے ہوے ہین اور جسکے انصاف پسند عیسائی بہی قائل ہین اسیکو وہ دیکہین اور حق پوشی کی جرأت نہ کرین۔

نورافشان اور اسکے ہم مذہب مدتون تک لورپول کے نومسلمون ہی سے منکر رہے کسی نے یہ شرط لگائی کہ اگر کوئی لورپول چلکر برائے نام ہی کسی نومسلم انگریز کو بتادے تو اسقدر انعام دیا جاویگا اور کسی نے کچہ اور کسی نے کچہ۔ غرض یہ خبر جب پورے طور سے مشتہر ہوگئی اور محل انکار باقی نہ رہا تو خود ہی دریاے ضلالت مین غوطہ زن ہوگئے۔

اب حال مین جو آرٹکل جون پیٹر ولیمس نے اپنے اسلام قبول کرنے کے بارہ مین منشور محمدی نمبر ۳۲ جلد ۱۹ مین طبع کرایا ہے اسکو دیکہہ کر تو نورافشان آگ بگولا ہوگیا۔ اگر ہند کا ماجرا نہ ہوتا تو پورے طور سے اس واقعہ کی اصلیت ہی سے انکار کر دیتا۔ مگر اسکو قطعی انکار کا موقع نہ ملا تب بہی بعض امور متعلقہ سے منکر ہی ہوگیا نورافشان کی حق پوشی اور انصاف کے خون کرنے کو دیکہکر ہمکو حیرت ہوتی ہے کہ خود تو دوسطری مضمون لکہنے والے کو خواہ وہ کسی مذہب کا اور مسلمان ہی کیون نہو عیسائیون مین شمار کرے اور منشور محمدی مین دن دہاڑے مسلمان ہونے والے کا حال چہپے تو اس کو شاق اور ناگوار گذرے اور یون آتش فشانی کرے کہ منشور محمدی ایسے باتون کے لئے اور ہمارا کہانا ہے" ہم بجاے اسکے کہ اڈیٹر نورافشان کا جواب دین جناب ولی محمد صاحب عرف جون پیٹر ولیمس کی تحریر کو جو انہون نے تردید نورافشان مین بہیجی ہے شائع کرنا کافی خیال کرتے ہین۔

مخدوم من اڈیٹر صاحب منشور محمدی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ۱۷ جون سنہ ۱۹۰۳ء کو اخبار نورافشان مین مینے اپنی بابت ذیل کے اعتراضات سنے جن کے سننے کے بعد مین ان کے جوابات اپنی طرف

---

* نورافشان نے ایک پکے مسلمان حکیم برہم دہلوی کو صرف اسوجہ سے کہ انہون نے عیسائیون کے اخبار نورافشان مین ایک مضمون طبع کرایا تہا عیسائیون مین گن لیا ہی جسکی تردید حسب ذیل رفیق ہند نمبر ۳ جلد ۹ مین طبع ہوئی ہے۔

حضرت چشتی صاحب! اخبار نورافشان لودہیانہ مطبوعہ ۲۹ دسمبر سنہ ۹۲ء مین ایک مضمون بعنوان ہمارے دیسی عیسی نام سے نگار درج ہوا ہے اس مین میرا نام بہی ہے حالانکہ مین نہ نگار نہین ہون صرف ایک مضمون ہمدردی سے کسی زمانہ مین بہیجدیا تہا۔

اسکے سوا میرا مذہب خاص محمدی حنفی چشتی قادری ہے ابتک کوئی خیال اس مذہب سے ہٹانیوالا مجہے نہین اور نہ امید ہے کہ کوئی مذہب میرے پاس اس مذہب پر غالب آسکے اڈیٹر صاحب نورافشان اپنی تحریر کو جو نادانستہ درج ہوگئی ہے واپس لین۔

آپکا خادم۔ حکیم برہم۔ از بہوپال۔

سے لکھنا ضروری سمجھتا ہون تاکہ عام لوگون کو میسیاحون
کی ایمانداری اور خصوصاً ایڈیٹر اخبار نورافشان
کی دھوکہ دہی سے اگاہی ہوجاوے اور سب کے
نظرون مین حق حق اور باطل باطل ہوجاوے اور
وہ اعتراض یہ ہین ۔

اول یہ کہ جو مقدمہ اخبار نشور محمدی کے اڈیٹر صاحب
نے مسٹر جون پیٹر ولیمس ولی محمد کے بارے مین لکھا
ہے وہ درست نہین ہے کیونکہ مجھے بھی ان کے مقدمے
کا حال معلوم ہے ۔

دوم یہ کہ مسٹر جون پیٹر ولیمس بیشک بیس روپیہ
ماہوار پر الور کے مشن مین نوکر تھے مگر ان کا نام نہ تو
کسی مراسلہ رپورٹ مین درج ہے اور نہ وہ ہڈ کلرک
کرتے تھے ۔

جن کے جواب مین مین اڈیٹر صاحب تو راختان کو
مخاطب کرکے دریافت کرتا ہون کہ جب آپ کو یہ
طرح سے میرے مقدمے کا حال معلوم تہا اور آپ نے
نشور محمدی مین اسکو واقع کے برخلاف لکھا پایا تو
کیون آپ نے اس سچے حال کو اپنے دل مین چھپا چھوڑا
اور کیون اسکو پبلک پر ظاہر نہ کیا کیا حق کا چھپانا
اور جہوٹھ بولنا یہی کہین انجیل مین لکھا ہے ؟ مہربانی
کرکے ذرا نشور محمدی وغیرہ اخبارون کے برخلاف
جو سچا واقعہ آپ کو معلوم ہے تحریر فرمائیے ورنہ اگر
اور کچھ نہین کرسکتے تو ذرا اپنے گریبان ہی مین منہ کو
ڈالیئے ۔ دوم راجپوتانہ مشن کی سنہ ۱۸۹۱ء کی رپورٹ
جو سنہ ۱۸۹۲ء کو شایع ہوئی تہی ملاحظہ فرمائیے اور ذرا
انکھون سے پڑہئے کہ آیا اس مین میرا نام درج ہی یا نہین
اگر ہے تو ذرا شرم شرم شرم اور نیز جب الور کے
کانٹی کسٹون سے مجھے زیادہ تنخواہ ملتی تہی تو کیا مین
ہڈ کانٹی کسٹ نہ ہوا ۔ اور اگر الور کے کسی کانٹی کسٹ
کو مجھ سے زیادہ تنخواہ تھی تو اوس کا نام ذرا ظاہر
فرماوین مگر یاد رکہئے کہ اگر ایسی ہی اٹکل پچو جہوٹھ
پر کمر باندہ کر بیٹھے کی کچہ لکھا تو مین بہی خدا کے
فضل سے اوسی طرح پیش آؤنگا ۔ اور مقدمے کا
احوال ذرا راجپوتانہ مشن کے مشن رجسٹر اور
پرنٹیری کے رجسٹر کو دیکھہ کر لکھنا ورنہ ایسا نہو
کہ کہین جہوٹھ بولکر پتلون مین ہی .....

اور نیز دیولی کے ہڈ ماسٹر پنالعل اور اجمیر کے
ہڈ ماسٹر سنگھی اور اودیپور کے ہڈ ماسٹر جوزف ہیوم
اور نصیرآباد کے پادری دیوی رام اور جیپور کے
ہڈ ماسٹر جولیس آرمسن اور الور کے ایڈجوٹنٹ
وکیل سلاس صاحب اور اجمیر کے پادری ڈاکٹر
ہربرن صاحب اور بابو بیکہارام وغیرہ وغیرہ لوگون
کو (جو اس مقدمہ کے پیش ہونے کے وقت حاضر
تھے اور جن کے سامنے یہ مقدمہ ایسے بے انصافی سے
طے کیا گیا) یہ تحریر جو نشور محمدی نے لکھی ہے دکہلا کر
اسکا جہوٹھ ظاہر کرئے ۔

مزید برآن مجھے آپ پر ہزار ہزار افسوس ہے
افسوس ہے کہ آپ نے حق کے طرف سے اپنی آنکہین
ایسی بند کرلین کہ باوجودیکہ آپ اچھی طرح سے جانتے
ہین کہ جس جگہہ پر آپ کو الور مین پچاس روپیہ ماہوار

ملتے تھے اور جہان آپکو شراب کی علت کے باعث سے
بیس روپیہ ماہوار تک تنزل کیا گیا تھا اور پھر
جس جگہ کو آپ ناچار ہوکر چھوڑ آئے تھے اوس
جگہ اور اس نوکری پر مجھ کو مقرر کیا گیا تھا۔
آپ کو پچاس روپیہ بسبب تین آدمیون (خاندان)
کے ملتے تھے اور مجھ کو بیس روپیہ بہ سبب اکیلا
ہونے کے ملتے تھے۔ کیون دوست من یہ بچے کی
ہے یا نہین؟ اب مین آپ کے جواب کا منتظر
ہون اور امید وار ہون کہ اب کے آپ سچ کو
اختیار فرماکر راستی کے طرف رجوع فرماوینگے
ورنہ یاد رکھئے کہ جسقدر آپ کرینگے زیادہ
ہی بوا دیگی۔

راقم۔ ولی محمد جون پیٹر دیس وکیل اسلام
لاہور۔ مسجد چینیانوالے

بقیہ کتب سماویہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت

مشاہدات یوحنا کے ۲ باب کے ۱۶ آیت مین ہے کہ مین
اور کچھ بوجھ تم پر نہ ڈالون گا مگر جو کچھ تم پاس ہے اسے
مانے رہو جب تک کہ مین آؤن اور وہ جو غالب
ہوتا اور میرے کامون کو آخر تک حفظ کر رکھتا ہے
مین اسے قومون پر اختیار دونگا اور وہ لوہے کے
عصا سے ان پر حکومت کریگا وہ کمہار کے برتنون
کے مانند چکنا چور ہوجاوینگے جیسے مین نے بھی اپنے
باپ سے پایا اور مین اوسے صبح کا ستارا دونگا۔
اور پطرس کے باب اول کے ۱۹۔ آیت مین ہے کہ ہمنے
جب اسکی یعنے حضرت عیسے کے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے
یہ آواز آسمان سے آتے سُنی اور ہمارا بھی نبیون کا
کلام ہے جو زیادہ قایم ہے اور تم اچھا کرتے ہو جو
یہ سمجھکر اس پر نگاہ رکھتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے
جو اندھیری جگہ مین جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا ستارا
تمہارے دلون مین ظاہر نہ ہوے روشنی بخشتا ہے۔
ان دونون آیتون مین چند باتین غور کرنیکے
لایق ہین اول یہ بات کہ ان دونون آیتون مین
حضرت عیسے علیہ السلام ایک نہایت ہی غالب قوی
شخص کے آنے کی خبر دیتے ہین جو اپنے عصا سے لوگون
پر حکومت کریگا۔ اور جو اسکی نہ مانیگا وہ پامال و
نیست و نابود کر ڈالا جاویگا۔ اور دوسری یہ کہ
وہ صبح کے تارے کے مانند جگمگاتا ہوگا پس دیکھنا
چاہئے کہ یہ دونون وصف کس شخص مین پورے طور
پر پائے جاتے ہین جب ہم حضرت عیسے علیہ السلام کے اس پاک
بشارت کا مصداق دنیا مین تلاش کرتے ہین تو
سوا ہمارے نبی عربی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ
وسلم کے اور کوئی اسکا مصداق نہین معلوم ہوتا۔
کیونکہ ظاہر اور موافق اور مخالف موافقون کو اسکا
اعتبار ہے کہ دنیا مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
بعد شریعت احکامی و انتظامی جسے اس ملت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پائی جاتی ہے وہ
اور کسی ملت مین نہین معلوم ہوتی حتی کہ مخالفین
نے ایسی حکمی عدالت و انتظامی شریعت کو جز سلطنت
پر محمول کیا ہے اور اپنی غلط فہمی یا تعصب سے بہت

الزام لگایا ہی اور اس مین کچھ بھی شبہ نہین کہ اس کا مبشر صبح کے تارے کے مانند صورت و سیرت و جمال و کمال مین شاندار جگمگاتا ہوا ہے اور ان کا بیان وعظ یعنے قرآن والا شان کہ کیسا دربے بہا کے مانند منور درخشان ہے۔

اور اس آیت مین جو یہ مضمون ہے کہ کچھ بوجھ تم پر نہ ڈالون گا یہ مطابق اس آیت قرآنی کے ہے یضع عنہم اصرہم والاغلال التی کانت علیہم۔ اور صبح کا ستارہ اس لئے کہا کہ ہمارے اس مبشر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ سب نبیا کے بعد ہو یعنے اس ستارے کے طلوع کے بعد روز قیامت آجاویگی اسلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے بعثت انا والساعۃ کہاتین یعنے مین قیامت سے ایسا قریب و متصل پیدا کیا گیا ہون جیسا کلمہ کی انگلی کے نزدیک انگوٹھا ہے۔

اور چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھیون نے پہاڑ پر سے یہ آواز سنی کہ تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر نگاہ رکھتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ مین ہو جب تک پو نہ پھٹے اور صبح کا تارا تمہارے دلون مین ظاہر نہوے اس لئے اس سے بخوبی ثابت ہے کہ اس آسمانی آواز نے حضرت مسیح کو چراغ فرمایا اور حواریون کو ان کی روشنی مین رہنے کا اسی وقت تک حکم دیا جب تک صبح کا تارا ظاہر نہ ہو یعنے شریعت محمدی ظاہر نہ ہو پس بنا بر علیہ دینا کو قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ضرور تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اطاعت کرتے اور ان کی روشنی مین چلتے لیکن جب صبح کا تارا نکل آیا تو اب چراغ کی ضرورت نہ رہی اغنی الصباح عن المصبح یعنے صبح نے لوگون کو چراغ سے بے نیاز کر دیا لیکن تعجب و افسوس ہے کہ ایسی واضح و کھلی ہوی بشارت کا بھی لوگ خیال نہین کرتے اور روز روشن مین بھی بھٹکتے پھرتے ہین اور جو کہ ایک جگہ حضرت مسیح کو چراغ اور دوسرے مبشر کو تارہ صبح قرار دیا ہے تو پھر دوسری جگہ ان دونون ہی سے فقط ذات حضرت عیسیٰ ہی کو کیونکر قرار دیتے ہین اور یوحنا اپنے مکاشفات کے اخیر مین حضرت مسیح کے زبان سے یہ کیونکر نقل فرماتے ہین مین مین درود کے اصل و نسل اور صبح کا نورانی ستارہ ہون اس حالت مین ضرور ان دونون آیتون مین تناقض ہوگا اور ایک ہی بیان صحیح ٹھہریگا اور ایک ہی کو ضرور باطل و خلاف واقع کہنا پڑیگا اور الہی و الہامی کتابون مین ایسا ہونا ہرگز جائز و پسندیدہ نہین ہے پس وہی مطلب اول جسکو ہمنے مدلل لکھا ہے کہ چراغ سے جناب مسیح علیہ السلام مراد ہین اور صبح کے تارے سے ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مقصود ہین صحیح و ٹھیک ٹھہرتا ہے۔

کما لا یخفی علی ارباب السلیقۃ والطریقۃ الانیقۃ لمکان نجوما او صفت فی الغیاہب بطون الافاعی اور وس العقارب۔ باقی آیندہ

بقیہ ولا تنازعوا فتفشلوا و تذہب ریحکم

اس مین کوی شک بھی نہین کہ انسانی تحقیقات اور مولو

ہین رایون کا اختلاف ہوا کرتا ہے اور یہ امر ابتدا سے
ہوتا آیا ہے کون ایسا مذہب یا کون ایسا معاملہ ہے
جسکے متبعین مین اختلاف راے نہین ہوا دنیا دارون
نے بھی اس امر کو مان لیا ہے کہ اسقدر اختلاف کا
ہونا امور اور مسائل کی شگفتگی اور تحقیق کے لئے ضروری
ہے مل صاحب اپنی کتاب آزادی مین کہتے ہین کہ اگر
مسائل مین اختلاف نہو تو ان کا صاف اور متحقق
ہونا ایک مشکل امر ہو جاتا ہے یہان تک تو اختلاف
مسائل مستحسن ہے لیکن برائی اور قباحت تو یہ آپڑی
ہے کہ ان اختلافات کے پیرایہ مین ذاتی کاوشون
اور اندرونی جذبون کو پورا کیا جاتا ہے ہار اور
جیت کو مقدم رکھکر مسائل کو مینڈھون کے طرح
مدتون لڑائے جاتے ہین یہان تک عداوت کی
نوبت پہنچ جاتی ہے کہ ایک دوسرے کا ذلیل کرنا اور
سننا بھی خلاف سنت نظر آتا ہے مسجدین اگرچہ
خدا کی عبادت اور نام لینے کے واسطے ہین لیکن ان
مین وہ نیل کی جنگین ہوتی ہین جماعتین کتابون
اور رسالون کی ہتیار بندی سے آراستہ پیراستہ
ہوکر مذہبی دنگلون یعنے مسجدون مین نمودار ہوتے
اور دل کھول کر جنگ کرتے ہین ان جنگون مین
عموماً صوم وصلوٰۃ تقلید کے مسائل ہی زیر بحث
ہوتے ہین یہ مسجدین اور خانہ ہاے خدا ان دنگلون
اور ان زور آزماؤن کے واسطے نہ تھے ان مین
سواے چند حفظ شدہ مسائل کے اور کوئی ذکر نہین
ہوتا اتفاق اتحاد اور حسن معاشرت کے صدہا
دلاویز اور عجیب مسائل قرآن مین بیان ہوے ہین
ان کی بابت کوئی ذکر نہین کیا جاتا حالانکہ اس زمانہ
مین ان مسائل کی سخت ضرورت ہی قوم کے بعض
بہی خواہ نوجوان اگر کچھ بیان بھی کرتے ہین تو وہی
روما والون کے قصے کہانیان اور لنڈن والون
کی تحقیقاتین وہ تحقیقاتین ایسے شوق سے بیان
کیجاتی ہین کہ اسلام کی اصلی عظمت کو نظر انداز کیا
جاتا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اسلامی مسائل کی تکذیب
کی جاتی ہے انشاء اللہ اسکی بابت ہم جدا طور پر
بحث کرین گے کہ یہ عمل کہان تک درست ہی ہم اس
بات کو دکھا دین گے کہ مسلمانون کی ترقی کے واسطے
یہی اسلام کافی ہے کسی نئی قطع و برید کی ضرورت
نہین سچ تو یہ ہے کہ جب تک قرآنی تہذیب کو مسلمانون
کے دلون مین نہ بٹھایا جاویگا تب تک یہ کم زوریان
کبھی بھی دور نہ ہونگی۔ مسلمان عالمون اور فاضلون
پر ضروری اور لازمی ہے کہ القرآن کے معاشرتی مضامین کا
بھی دنیا مین چرچا کرین قرآن نے انسان کے معاشرت
کے واسطے جو کچھ بیان کیا ہے اسکو بھی معرض بیان
مین لاوین اور دنیا والون کو مقابلہ کرکے دکھاوین
کہ قرآنی تعلیمات کی برکتین اور فیوض کس حد تک
ہین جن باتون کو اب یورپ والے فخریہ بیان کرتے
ہین وہ قرآن نے پہلے روز سے ہی سنا نہ لایا ہے افسوس
ان پر ہمارے علوم بالغہ کے نظر نہین۔ ای مسلمانو
[illegible] ہوش مندو جنونون مین انداز لم یزل صاف طور
پر تمہین متنبہ کرتا ہے کہ تمہارے اندرونی جھگڑون

اور باہمی تنازعات سے تمہاری طاقتین اور تمہاری ہوائین بالکل بودے ہوجائینگی جن باتون پر تم گھمنڈ کرتے ہو وہ تمہارے قبضے سے نکالے جائینگے اگر اپنی بہتری اور بجا ہی چاہتے ہو تو آپس مین تنازعات کی بنیاد نہ ڈالو خواہ مخواہ فساد نہ پیدا کرو۔ اگر تم غور کروگے تو تمہاری حالتین بربادی کے گہاٹ کے قریب پہنچ گئی ہین۔ اب گویا تھوڑی ہی دیر ہے۔ ای علماء اسلام۔ اٹھو اور کمر ہمت باندھکر مسجدون مین منبرون پر میدانون اور کوچون مین گھوم کر قوم کو الاتفاق کا سبق دو۔ قرآن اپنے مسائل معاشرت مین ہی ویسی ہی طاقت اور اثر رکھتا ہے کہ جیسے امور معاد مین اب نماز اور روزہ کے مسائل لوگون کو ازبر ہوگئے ہین اب ان کو ان ضروری مسائل کی یاد دلاؤ جو ان کو بھول گئے ہین اور جن کی انہین اب نہایت ضرورت ہے۔ سلطان احمد۔

بقیہ نجات ابدی

کتاب استثنا باب ۲۸ مین ہے کہ اگر تو احکام خداوندی پر دھیان کرکے عمل کرے اور اسکی راہون پر چلے تو خدا تعالی تجھے سرفراز کریگا اور برکتین بھیجیگا اور مقدس قوم بنا دیگا اور اگر عمل نہ کریگا تو لعنتین پڑینگی۔ باب ۳۰ مین ہے دیکھو آج کے دن تمہارے آگے برکت اور لعنت رکھتا ہون برکت جبکہ تم خداوند اپنے خدا کے حکمون کو جو آج میں تمہین فرماتا ہون مانو اور لعنت جبکہ خداوند اپنے خدا کی فرمان برداری نہ کرو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ نجات کے لئے خدا پر اور اسکے رسول پر ایمان لانا فرمان برداری کرنا اور شریعت کے احکام بجا لانا ضرور ہے اگر حضرت مسیح کفارہ ہوتے تو پھر ان سے شرایط کی ضرورت نہوتی۔

متی کے باب ۱۹ مین ہے" دیکھو ایک نے آکے اس سے کہا کہ ای نیک استاد مین کونسا نیک کام کرون کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤن۔ اُسنے اُسے کہا تو کیون مجھے نیک کہتا ہے نیک تو کوی نہین مگر ایک یعنے خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہئے تو حکمون پر عمل کر اُس نے اسے کہا کون سے حکم یسوع نے اسے کہا یہ کہ تو خون نہ کر جھوٹی گواہی نہ دے اپنے باپ اور اپنے ماں کی عزت کر اور اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو۔

لوقا کے دسوین باب مین ہے" ایک شریعت سکھلانے والا اٹھا اور یہ کہکر اسکی آزمایش کی کہ ای استاد مین کیا کرون کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہون اس نے اسے کہا کہ شریعت مین کیا لکھا ہے تو کسطرح پڑھتا ہی اُسنے جواب مین کہا تو خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنے سارے زور اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر اور جیسا آپ کو ویسا ہی اپنے پڑوسی کو۔ اس نے اسے کہا تو نے ٹھیک جواب دیا یہی کر تو جیگا" اقوال مذکورۃ الصدر سے ظاہر ہوتا ہے کہ توریت اور انجیل کی تعلیم توحید اور ایمان بالرسول فرمان برداری اور معاصی سے پرہیز کرنا ہے اور یہی نجات کی راہ بتلائی گئی ہے۔ اگر حضرت

مسیح سب کے لئے کفارہ ہوتے تو اجتناب عن المعاصی کی نصیحت
کی کون ضرورت تھی یا تو عیسائی اعتقاد کفارہ سے
توبہ کرین یا ان آیتون کو توریت اور انجیل سے نکالدین
قطع نظر اسسے حضرت مسیح کا بزعم مخالفین مارا جانا
تمام گنہ گارون کے لئے کفارہ ہونے کی نسبت کسی
کتاب آسمانی مین ذکر نہین باقی رہا یوحنا حواری
کا یہ قول کہ مسیح کا لہو ہمکو سارے گناہون سے پاک کرتا
ہے" محل نظر ہے بہ لحاظ ان تحریفات کے جو بائبل مین
ثابت کی گئین ممکن ہے کہ یہ قول بھی تحریف ہو۔
ولو بالفرض اگر مان بھی لیا جاے کہ یہ قول اس ہی
مقدس حواری کا ہے تو اوسکی تاویل بمطابقت
دوسرے آیات کے اسطرح ہوسکتی ہے کہ مسیح جو بزعم
باطل یہود اور نصرانیون کے یا یون کہو کہ ظاہری
نظر سے دیکھتے ہوے صلیب پر چڑہائے گئے ان کی
یہ شہادت ہمارے شفیع ہوگی نہ کہ انکا صلیب پر چڑہنا
آیندہ کے لئے ارتکاب معاصی اور بے خوفی کا پروانہ
دلادیا۔ شاید کہ یوحنا نے یہ قول اسوقت کہا ہو
کہ اوسکو ہنوز حضرت مسیح کے زندہ آسمان پر جانے
کی خبر نہ ملی تھی اور یہ سمجھا تھا کہ مسیح شہید ہوچکے
القصہ یوحن حواری کا قول بھی درصورت ثبوت
مائل ہوگیا اب کفارہ کس قول سے ثابت کیا جائیگا
یہان ایک لطیفہ قابل نظر ہے کہ اگر عیسائیون کا
یہ قول مان لیا جاے کہ مسیح کا خون ہمکو سارے گناہون
سے پاک کرتا ہے تو پھر دنیا مین کوی شخص ناپاک نہ
رہا کیونکہ خدا کے وجود سے انکار کرنا یا اسکے ساتھ کیسکو
شریک کرنا پیغمبر کو نہ ماننا خواہ مسیح ہو یا اور کوی اور
دوسرے سارے کبایر داخل معاصی ہین ہر چند کہ ازروے
مغفرت وعدم مغفرت مدارج مین مختلف ہین اور جب
حضرت مسیح تمام بنی آدم کے لئے کفارہ ہوچکے تو اس
ایک خون کے بدلے مین تمام بنی آدم کی مغفرت ہوچکی
خواہ وہ کوی مذہب رکھتا ہو یا نہو اور عیسائیون
کی خصوصیت نرہے تو پھر اشاعت عیسائیت مین
مشن جو اسقدر روپیہ صرف کرتی ہے بالکل بیجا اور
فضول کام کرتی ہے اگر وہ مبلغ غریبون اور مفلسون
کی پرورش مین صرف ہو تو بنی آدم کی ایک طرح سے
ہمدردی ہوتی ہے اور یون پادریون پر خرچ کرنا
نہایت بیجا اسراف ہے۔ دوسری دلیل بطلان کفارہ
کی یہ ہے کہ حضرت مسیح کا کفارہ ہونا بہ حیثیت الوہیت
ہوگا یا بہ حیثیت انسانیت اگر بحیثیت الوہیت کہا جاے
تو خداے عزیز و قوی کا بندگان ذلیل و ضعیف کے
ہاتہ سولی پر چڑہنا لازم آتا ہے العیاذ باللہ اور
اگر بحیثیت انسانیت مانا جاے تو موافق اعتقاد
اور اصول مسیحیون کے تمام بنی آدم علاوہ اپنے گناہون
کے حضرت آدم اور حوا کی غفلت کی وجہ سے بھی گنہگار
ہین اور گنہ گار گنہ گار کا فدیہ نہین ہوسکتا پس
حضرت مسیح بھی ازروے انسانیت گنہ گار ہوے اور
گنہ گارون کے لئے کفارہ نہین ہوسکتے تیسری دلیل
یہ کہ حسب اعتقاد مسیحیین جب سب بنی آدم گنہ گار
ٹہرے اور خداوند عالم گنہ گارون کو بغیر کفارہ
نہین بخشتا اور کوی ایک گنہ گار دوسرے گنہ گار کا

کفارہ نہین ہوسکتا تو یہ لازم آتا ہی کہ سارے بنی آدم غیر مغفور ٹہرین خواہ انبیا ہون یا اولیا بلکہ خود حضرت مسیح بھی بہ حیثیت انسانیت غیر مغفور ٹہرے تو پھر بخشش کا باب بند ہوگیا اور جنت کا پیدا کرنا عبث اور صفت رحمت کا وقوع محال ہوگیا معاذ اللہ من ذلک حالانکہ کسی فرد بشر کا یہ اعتقاد نہین الغرض ربوبیت سے ادلہ بطلان کفارہ پر موجود ہین بخوف طوالت ہمنے نہین لکہا اور جب یہ ثابت ہوچکا کہ عیسائیون کا اعتقاد کفارہ بے اصل ہے اسلئے ہر انسان پر لازم ہے کہ اصل وسیلہ نجات ابدی کا تلاش کرے اور وہ حسب بیان سابق قبول دین اسلام پیروی نبی امی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور توبہ من کل الذنوب والآثام ہے اور بس خداوند عالم سارے بنی آدم کو ہدایت کا طالب کرے آمین بحرمۃ نبی الامی صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

بقیہ شیخ محمد الگزانڈر ویب صاحب

توریت مین تو ایک محض وحشیانہ قتل عام تھا جس کے رد سے نہ مویشی جان بر ہوتے تھے نہ صغار اطفال نسوان۔ اسلام نے اسکو محدود کرکے حکم عام دیا کہ ضعفاء و مساکین و پیران و خرد سال اطفال اور عورتین ہلاک نہ کی جاوین۔ باغات تلف نہ ہون۔ مویشی بیگناہ کو فرج نہ کیا جاوے توریت مین کثرت ازواج کی کوئی حد نہ تہی چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی سات سو بی بی اور تین سو حرم تہین۔ دیکہو اول سلاطین ۱۱/۳

اور حضرت داؤد علیہ السلام کی سو بی بی تہین۔ ۲ سموائیل ۳-۱۴ و ۱۰-۱ و ۱۱-۲۷ و ۱۵-۶ و ۵-۳۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بی بی تہین دیکہو پیدائش ۱۱-۱۹ و ۱۶-۳ و ۱۵-۱۔

حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار عورتین تہین دیکہو پیدائش باب ۲۹ و ۳۰۔

حدعون علیہ السلام کے ستر بیٹے تہے جو اسکے صلب سے پیدا ہوئے تہے کیونکہ اسکی جورو ان (بیشمار) بہت سی تہین اور اسکی ایک حرم۔ دیکہو قاضیون ۸ ۳۰ و ۳۱۔

پس یہان سے ثابت ہوا کہ شریعت موسوی مین کوئی حد تعدد ازواج کی نہ تہی اسلام نے اس کی تحدید اسطرح فرمائی کہ بشرط عدل و انصاف ایک سے چار عورتین تک جائز ہین پر اسکے ایک دوسرے کے برابر رکہنے مین ایسے سخت قیود واقع ہین کہ پابند شریعت کو بجز خاطر صرف ایکہی عورت پر قناعت کرنا واجب ہوتا ہی چنانچہ ماہرین اسلام پر یہ بات مخفی نہین۔

انجیل شریف مین بہی اس مسئلہ کی نسبت کوئی مفصل ہدایت نہین ہے بلکہ حضرت پولوس صرف محافظین کلیسیا کے لئے فقط ایک نکاح کی اجازت دیتے ہین دیکہو پہلا تمطاؤس ۳-۲۔ اور ۵-۹ اور ایسا ہی لوقا ۲-۳۶ سے ثابت ہے۔

جو پادری صاحبان کثرت ازواج کو مسئلہ دین سے خارج سمجہتے ہین وہ مثل کاتہولک کے سخت گمراہی

ہین ہین جو مرد ون کو (راہب) (حواری صفت) اور عورتون کو (کن) (مریم صفت) رکھنا فرض سمجھتے ہین۔

بعض حضرات کہتے ہین کہ کثرت ازدواج دنیوی امر تھا سو ہم کہتے ہین کہ اگر بغرض محال یہ تعلق مسائل دینیات نہین ہے تو خدا کو اسکی کیا ضرورت تھی کہ وہ حزقیل ۳۷ باب مین تمثیلاً اپنی دو بیبیون کا ذکر کرتا۔

اگر کثرت ازدواج فعل عبث یا گناہ ہوتا تو بڑے بڑے خدا کے برگزیدہ حضرات ابراہیم و یعقوب و سلیمان و داؤد و جدعون علیہم السلام وغیرہ اپنے کیون رولتا کہتے۔ اگر یہ خدا کی مرضی کے مطابق نہ تھا تو کیون نہین توریت و اناجیل مین منع کیا گیا۔ اگر یہ خدا کی رضامندی کے خلاف تھا تو نا تن نبی کی معرفت خدا نے ۲ سموئیل ۱۲ ۷ و ۸ مین کثرت ازدواج کی نسبت داؤد پر کیون احسان جتایا اصل عبادت یہ ہے۔

خدا نے یون فرمایا ہے کہ مین نے تجھہ کو مسیح کیا تا کہ تو اسرائیل پر سلطنت کرے اور مین نے تجھے ساؤل کے ہاتھ سے چھڑایا اور مین نے تیرے آقا کا گھر تجھے دیا اور تیری آقا کی جورون کو تیری گود مین دیا۔ وغیرہ۔

الغرض کثرت ازدواج کی توریت و اناجیل مین اباحت عامہ ہے پادری صاحب اپنے تعصب سے اسپر تعجب اعتراض کرتے ہین۔

اور اسی طرح بروہ فروختی توریت و اناجیل کے خلاف نہین نہ موسیٰ علیہ السلام نے اسکا انسداد کیا نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے البتہ پیغمبر عرب نے اسکا انسداد کر دیا کیونکہ یہ بیان فرما دیا کہ تمسب مسلمان بھائی ہین اور کسی شخص کو اپنا بھائی غلامی مین رکھنا نہین چاہئے آپ نے امن کے لئے بہت سے آدمیون کو آزاد کر دیا دیکھو حمایۃ الاسلام گوجرانوالہ فروختی غلامان دفعہ ۹۲۔

دیکھئے مسٹر رویو مین لکھا ہے کہ محمد کا قاعدہ غلام کر لینا یہ ہے اگر غلام تمہارے پاس آوین تو تم ان کو قید کر کے قتل رؤس الاشہاد فروخت نہ کرو گو کوئی دعویدار زید ہو جیسا کہ ٹوین سدی مین تمہارے انگلستان کے صوبون مین قاعدہ رہا ہے بلکہ ان کو آزاد کر دو۔ اور یہ ممنوع ہے کہ ان کو دوسرون کے حوالہ کرو۔ دیکھئے مسٹر رویو نمبر ۹ صفحہ ۲۱۳ حمایۃ الاسلام دفعہ ۹۲۔

قرآن مین ارشاد ہے والذین یبتغون الکتاب مما ملکت ایمانکم فکاتبوہم ان علمتم فیہم خیرا و اتوہم من مال اللہ الذی اتیکم جو لونڈی غلام تمہارے غلامون مین سے چاہین کتابت کر لین تو تم ان کو لکھدو اگر ان مین بہتری سمجھو اور دو ان کو اللہ کے مال سے جو تم کو دیا ہے

یہ بات مین نے انجیلون مین نہین پائی حمایۃ الاسلام دفعہ ۹۳۔

غضب کی بات ہی کہ پادری صاحب الٹا ہم پر

اعتراض کرتے ہین حالانکہ درباب غلامی اناجیل مین کوی اصلاح نہین اور اسلام نے اسکی واقعی اصلاح کردی۔

باقی پادری صاحب کے محض لایعنی مزخرفات سے قلم انداز کئے جاتے ہین کہ ان مین سنڈاس کی سی بدبو آتی ہے۔ راقم غلام مولیٰ عفا۔

بقیہ مضمون دین اسلام

جب ظلم وعدل کے معنے معلوم ہوے تو معلوم کرنا چاہئے کہ اسلام فیض الانعام نے شراب خواری سے نہایت زور وشور کے ساتھ ممانعت فرمائی یہان تک کہ استعمال کرنے والے کے لئے درے مارنیکی حد مقرر کی وجہ اسکی یہ ہے کہ انسان ضعیف البنیان حریف عقل وہوش کی وجہ سے دیگر حیوانات سے ممتاز ہے اور اسی وجہ سے وہ مکلف امر ونہی واطاعت کا ہوا نیز اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بہا اور گوہر شب چراغ (عقل) عطا فرمایا ہے کہ اوسکی وجہ سے کے درجہ اسکو شرافت اور عزیت اور خوقیت حاصل ہوگئی اور شراب خانہ خراب اور جوشی اس کے موافق ومسادی ہوا اس جوہر لطیف کی برباد کرنے والی ہے اسکے استعمال کے سبب سے انسان کو یہ ہی خبر نہین رہی کہ مین کیا کہہ رہا ہون اور بھائی باپ کون ہے جان نہین کیا چیز ہے پس اس قسم کے افعال کا انسداد وامتناع بکمال حکمت ومصلحت اور عدل وانصاف پر مبنی ہے ماسوا اسلام کے دیگر مذاہب مین یہ بات ہرگز نہین اگرچہ چند اقوام اسکو برا کہتے ہین لیکن کسی شے کے عرف برا کہنے سے اوسکی برائی اور قباحت پورے طور پر دین نشین نہین ہوسکتی جب تک کہ کمال اہتمام وسرگرمی کے ساتھ اسکے نقصانات اور مضرات بیان واشگاف نہ کی جاوین اور اسکے بند کرنے کے لئے اسباب قواعد وقوانین نہ مقرر کئے جاوین اس قسم کا انتظام سوا اسلام کے اور کسی مذہب سے نہین ہوا۔ اس دین پاک نے یہان تک تنبیہ وتوضیح فرمائی کہ شدت مرض اور بیماری کی حالت مین بھی اس ناپاک طبیعت کا استعمال نہ کیا جاوے اور اور دیگر طبابت سے بھی یہ مردار تمام دواے جسمانی خصوصاً دل

دماغ کے لئے نہایت ضرر رسان اور زہر قاتل ہے جن لوگون کو عادی اور خوگر ہونے کے سبب سے اسکا نقصان نہین معلوم ہوتا ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسیکا بدن سردی اور زالہ زدگی وغیرہ کی وجہ سے سن اور شل ہوجاتا ہے تو اس حالت مین کسی شی سے اسکو کوی تکلیف معلوم نہین ہوتی یہان تک کہ اگر اسکے بدن پر دہکتی ہوی آگ رکھدی جاوے تب بھی کسی قسم کی اذیت محسوس نہین ہوتی لیکن کیا ایسے شخص کو تندرست اور قوی بہادر کہہ سکتے ہین ہرگز نہین شراب پینے والے فی الحقیقت فطرت اور نیچر کو توڑنے والے اور اپنی ماہیت و حقیقت کو مسخ اور قلب کرنے والے ہین پس اس کے لئے درے اور تازیانے کی سزا نہایت بجا اور زیبا ہے

باقی آیندہ

لکچر آنریبل مسٹر الگزانڈر رسل ویب بمقام مدراس

کئی مہینے ہوتے ہین کہ مین ایک انگریز سے مسلمانی اور عیسائیت (جسکا یہ نام غلطی سے رکھا گیا ہے) سے تفاوت کے مادہ مین باتین کر رہا تھا کہ کونسا طریقہ نجات کے لئے زیادہ کارآمد ہے انہون نے مستقل طور پر ظاہر کیا کہ موت کے بعد بھی ایک وجود ہے اور یہ بھی اقرار کیا کہ عیسائیت ایک بہترین طریقہ ہے جسکے ذریعہ سے انسان اس درجہ کو حاصل کر سکتا ہے جس کو عیسائی بہشت کہتے ہین مگر مین نے خیال کیا کہ عیسائیون کے طریقہ سے اسکو پوری تشفی نہ ہی یعنے عیسائیت کے ان عیوب کے دکھانیکی طرف توجہ کی جو کہ اسوقت کہل پڑے ہین جسوقت کہ عقل کی روشنی اسکی طرف پھیر دیجاتی ہے۔ میرے باتون کے ختم ہوجانے کے بعد اسنے کہا "عیسائیت کے مادہ مین جو کچھ آپ نے کہا اسمین بہت سے باتین سچ ہین آپ مجھ کو بہتر رستہ دکھائیے۔"

اب یہی ایک سوال ہے جسکو ہزارون پر مغز راستباز عالی دماغ اشخاص جو کہ بیدلی اور اشتباہ کے ساتھ عیسائیت کے پیرو ہین پوچھتے ہین اور عیسائیت کے صرف اسی وجہ سے پیرو ہین کہ کوی دوسرا طریقہ نہین جانتے یا اس وجہ سے کہ اسکا میلان طبعی مذہب حق یعنے اسلام کے اوصاف کو غور کرنے سے روکتا ہے سوائے اس دین کے جسکو ہمارے نبی نے تعلیم کیا ہے دنیا مین کوی ایسا مذہب نہین ہے جسکو عیسائیون نے سیکڑون برس تک غلط سمجھایا اور سمجھا ہو دنیا کے انگریزی بولنے والے لوگون کو اس سے اسقدر نفرت ہے کہ اسکی سچی اور قابل توجہ ہدایات بھی تحقیر کے ساتھ رد کیجاتی ہین یعنے کہ وہ امور قابل غور نہ تھے آپکو سنکر تعجب ہوگا کہ امریکہ اور یورپ کے عیسائی یہ عقیدہ رکھتے ہین کہ مسلمانی ایک مذہب غلط ہے اور اسکے تابعین خون کے پیاسے اور متعصب ہوتے ہین اور اسکے مسائل مضر ہین اسلام اور مسلمانون کے مادہ مین انگریزون کا جو خیال ہے اگر آپ اسکو سنینگے تو آپکو نہایت تعجب ہوگا اور ہنسی آیگی مگر اب ہمارے امریکن اور یورپین بھائی یون پر ان خیالات کے باعث اعتراض نہین کر سکتے ہین کیونکہ وہ خیالات سیکڑون برس کی حسد نادانی اور تعصب سے پیدا ہوے ہین۔ باقی آیندہ۔

مطبع بحر الاسلام معسکر بنگلور مین اہتمام سے محمد شریف کے چھپا